عظمتِ قرآن

فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر علی عبدالرحمن الحذیفی امام مسجد نبوی

حمد و ثناء کے بعد، اللہ کے بندو!

قرآن کریم جیسی عظیم نعمت پر غور کرو جسے اللہ تعالیٰ نے تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا دیا۔ یہ اس راستے کی طرف رہنمائی کرتا ہے جو ہر اعتبار سے سیدھا ہے، ہر بھلائی کی خوشخبری دیتا اور ہر برائی سے خبردار کرتا ہے۔﴿يَاأَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُم مَّوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَ شِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ وَ هُدًى وَ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ﴾ [یونس:۵۷] ''لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آگئی ہے، یہ وہ چیز ہے جو دلوں کے امراض کی شفا ہے اور جو اسے قبول کرلیں ان کیلئے رہنمائی اور رحمت ہے۔''

﴿وَ مَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ﴾ [الأنبياء:۱۰۷] ''اے محمد ﷺ! ہم نے آپ کو جہان والوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔'' جب مسلمان اس عظیم کتاب کی عظمت کو سمجھ لیتا ہے اور اس کے ان فضائل سے واقف ہو جاتا ہے جن کو مکمل طور پر اس کا نازل کرنے والا ہی جانتا ہے تو اس گراں قدر کتاب سے اس کا شغف بڑھ جاتا ہے اور اس حکمت بھرے ذکر کے ساتھ اس کے اہتمام میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ پھر وہ اپنی تمام تر کوششیں، توانائیاں اور طاقتیں اسے سیکھنے، سکھانے، اس پر غور کرنے اور اللہ کی عطا کردہ توفیق و اعانت کے مطابق اس پر عمل کرنے میں صرف کر دیتا ہے۔ مسلمان اپنے اوپر عائد ہونے والے قرآن مجید کے حقوق ادا کرنے اور اس کتاب کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کیلئے کوئی بھی عمل کرے یا اللہ کی عبادت کے حقوق بتمام و کمال ادا کرنے کا جتنا بھی اہتمام کرے، وہ بہرحال کوتاہ کار اور کمزور ہے لیکن اللہ تعالیٰ مہربانی کرتا ہے اور شرف قبولیت سے نوازتا ہے۔ تھوڑا قبول کر کے بہت زیادہ بدلہ عطا کرتا ہے۔

اے مسلمان بھائی! کیا تجھے دل سے قرآن کی عظمت اور مرتبے کا احساس ہے؟ اور کیا تو اس کے حقیقی فضائل، برکات اور فیضان سے آگاہ ہو چکا ہے؟

یاد رکھ اے مسلمان! کہ تجھے قرآن کی عظمت کے حقائق اور قدر و منزلت کا دل سے اس وقت تک

ادراک نہیں ہو سکتا جب تک تو اس تعریف اور تعلیم سے آگاہ نہیں ہو جاتا جو اللہ رب العالمین نے اپنی اس کتاب کیلئے بیان کی ہے۔ جب تک تجھے اس مرتبے کا پتا نہیں چلتا جو پاکیزہ فرشتوں کے ہاں اس کتاب کو حاصل ہے اور جب تک تو انبیاء کرام، ان کی امتوں، اہل کتاب اور جن وانس کے ہاں اس کتاب کی فضیلت سے باخبر نہیں ہو جاتا اور اللہ بطور گواہ کافی ہے۔

اے اہل اسلام! عزت وجلال کے مالک اللہ تعالیٰ نے قرآن کی عظمت بیان کی، اس کے شایان شان اس کے مرتبے کو بلند کیا اور اسے ہر طرح کی خوبی اور فضیلت سے متصف ٹھہرایا اور بار ہا اس مقدس کتاب کو اعلیٰ ترین مرتبے پر فائز کرتے ہوئے بہترین صفات اور اعلیٰ ترین اوصاف کے ساتھ کیا تا کہ لوگ اس قرآن کریم کی عظمت کو بخوبی جان لیں اور بندوں کیلئے آنے والے اس کلام اللہ کی نعمت اور اہمیت کو سمجھیں کہ بالآخر سب سے بڑی نعمتیں ایمان اور قرآن ہی تو ہیں اور تمام کلاموں پر اللہ کے کلام کا وہی مرتبہ ہے جو اللہ کو اپنی مخلوق پر حاصل ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو حق قرار دیا۔ چنانچہ فرمایا: ﴿أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ﴾ [السجدة: ۳] ''کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس شخص نے اسے خود گھڑ لیا ہے...... نہیں، بلکہ یہ حق ہے تیرے رب کی طرف سے۔'' حق ہی غیر متغیر اور پائیدار چیز ہے، جسے کوئی چیز رائیگاں نہیں کر سکتی، نہ اسے کوئی نقص لاحق ہوتا ہے اور نہ ہی باطل اس کے ساتھ خلط ملط ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَ اِنَّهٗ لَكِتَابٌ عَزِيزٌ ۝ لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ لَا مِنْ خَلْفِهٖ تَنْزِيلٌ مِنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ﴾ [فصلت: ۴۱، ۴۲] ''یہ ایک زبردست کتاب ہے، باطل نہ سامنے سے اس پر آ سکتا ہے اور نہ پیچھے سے، یہ ایک حکیم وحمید کی نازل کردہ چیز ہے۔''

اسی طرح اللہ نے اس قرآن کی توصیف میں فرمایا: ﴿وَ لَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ اَجَلُهُمْ فَنَذَرُ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَ نَا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ﴾ [یونس: ۱۱] ''اگر کہیں اللہ تعالیٰ لوگوں کے ساتھ برا معاملہ کرنے میں بھی اتنی جلدی کرتا جتنی وہ دنیا کی بھلائی مانگنے میں جلدی کرتے ہیں تو ان کی مہلت عمل کبھی کی ختم کر دی گئی ہوتی (مگر ہمارا یہ طریقہ نہیں) اس لیے ہم اُن لوگوں کو جو ہم سے ملنے کی توقع نہیں رکھتے اُن کی سرکشی میں بھٹکنے کیلئے چھوٹ دے

دیتے ہیں۔" ایک اور جگہ ارشاد ہوا: ﴿بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ﴾ [البروج:۲۱] "اُن کے جھٹلانے سے اس قرآن کا کچھ نہیں بگڑتا" بلکہ یہ قرآن بلند پایہ ہے۔" یہ بھی کہا: ﴿هَٰذَا هُدًى﴾ [الجاثیہ:۱۱] "یہ تو سراسر ہدایت ہے۔" اور فرمایا: ﴿فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالنُّورِ الَّذِي أَنزَلْنَا﴾ [التغابن:۸] "پس ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اُس روشنی پر جو ہم نے نازل کی ہے۔" یوں بھی کہا: ﴿وَهَٰذَا كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنذِرَ أُمَّ الْقُرَىٰ وَمَنْ حَوْلَهَا وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ يُؤْمِنُونَ بِهِ وَهُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ﴾ [الانعام:۹۲] "(اُسی کتاب کی طرح) یہ ایک کتاب ہے جسے ہم نے نازل کیا ہے بڑی خیر و برکت والی ہے۔ اس چیز کی تصدیق کرتی ہے جو اس سے پہلے آئی تھی اور اس لیے نازل کی گئی ہے کہ اس کے ذریعہ تم بستیوں کے اس مرکز (یعنی مکہ) اور اس کے اطراف میں رہنے والوں کو متنبہ کرو جو لوگ آخرت کو مانتے ہیں وہ اس کتاب پر ایمان لاتے ہیں اور ان کا حال یہ ہے کہ اپنی نمازوں کی پابندی کرتے ہیں۔" اور فرمایا: ﴿وَإِنَّهُ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيمٌ﴾ [الزخرف:۴] "درحقیقت یہ ام الکتاب میں ثبت ہے ہمارے ہاں بڑی بلند مرتبہ اور حکمت سے لبریز کتاب۔"

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ہر چیز کو کھول کر بیان کر دیا ہے، چنانچہ فرمایا: ﴿وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِي كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا عَلَيْهِم مِّنْ أَنفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيدًا عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ﴾ [النحل:۸۹] "اے محمد ﷺ! انہیں اُس دن سے خبردار کر دو جب کہ ہم ہر امت میں خود اُسی کے اندر سے ایک گواہ اٹھا کھڑا کریں گے جو اُس کے مقابلے میں شہادت دے گا اور ان لوگوں کے مقابلے میں شہادت دینے کیلئے ہم تمہیں لائیں گے اور (یہ اسی شہادت کی تیاری ہے کہ) ہم نے یہ کتاب تم پر نازل کر دی ہے جو ہر چیز کی صاف صاف وضاحت کرنے والی ہے اور ہدایت و رحمت اور بشارت ہے اُن لوگوں کیلئے جنہوں نے سر تسلیم خم کر دیا ہے۔"

اللہ تعالیٰ نے کسی طرح کی کمی بیشی سے بھی اس کو محفوظ رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ﴾ [الحجر:۹] "رہا یہ ذکر تو اس کو ہم نے نازل کیا ہے اور ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔" قرآن مجید کے اسماء اور صفاتِ عظمیٰ کی کثرت سے اس کی عظیم خوبیوں کا تنوع اور کثرت آشکار ہوتی ہے ہم نے جن خوبیوں کا تذکرہ کیا ہے وہ تو ان کثیر خوبیوں میں سے محض چند ایک ہیں۔ فرشتے

بھی قرآن کریم کے فضائل سے آگاہ ہونے کے باعث اس کی تعظیم بجالاتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿لٰکِنِ اللّٰہُ یَشْھَدُ بِمَا أَنْزَلَ اِلَیْکَ أَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ وَ الْمَلٰٓئِکَةُ یَشْھَدُوْنَ وَ کَفٰی بِاللّٰہِ شَهِیْدًا﴾[النساء:١٦٦] ''(لوگ نہیں مانتے تو نہ مانیں) مگر اللہ گواہی دیتا ہے کہ جو کچھ اُس نے تم پر نازل کیا ہے اپنے علم سے نازل کیا ہے اور اس پر ملائکہ بھی گواہ ہیں، اگرچہ اللہ کا گواہ ہونا بالکل کفایت کرتا ہے۔'' اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے بارے میں فرمایا: ﴿فِیْ صُحُفٍ مُّکَرَّمَةٍ ۝ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَھَّرَةٍ ۝ بِاَیْدِیْ سَفَرَةٍ﴾[عبس: ١٣: ١٥] ''یہ ایسے صحیفوں میں درج ہے جو مکرم ہیں، بلند مرتبہ ہیں، پاکیزہ ہیں، معزز اور نیک کاتبوں کے۔'' مفسرین کہتے ہیں کہ اس سے مراد فرشتے ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن کریم کو مکمل مہارت سے پڑھنے والا نیکوکار اور معزز لوگوں کے ساتھ ہوگا۔ رہی انبیاءؑ اور ان پر ایمان لانے والی امتوں کے ہاں قرآن مجید کی تعظیم کی بات تو اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿وَ اِنَّهٗ لَفِیْ زُبُرِ الْاَوَّلِیْنَ﴾[الشعراء:١٩٦] ''اگلے لوگوں کی کتابوں میں بھی یہ موجود ہے۔'' حافظ ابن کثیرؒ اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں: ''قرآن مجید کا تذکرہ اور قدر افزائی پہلے لوگوں کے انبیاء سے منقول کتابوں میں بھی موجود ہے جو قدیم وجدید میں ہمیشہ اس کی خوشخبری دیتے آئے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان سے اس بات کا پیمان بھی لیا تھا۔''

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿قُلْ أَرَاَیْتُمْ اِنْ کَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ وَ کَفَرْتُمْ بِهٖ وَ شَھِدَ شَاھِدٌ مِّنْ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ عَلٰی مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَکْبَرْتُمْ﴾[الاحقاف:١٠] ''اے نبی ﷺ! ان سے کہو کبھی تم نے سوچا بھی کہ اگر یہ کلام اللہ ہی کی طرف سے ہو اور تم نے اس کا انکار کر دیا (تو تمہارا کیا انجام ہوگا)؟ اور اس جیسے ایک کلام پر تو بنی اسرائیل کا ایک گواہ شہادت بھی دے چکا ہے وہ ایمان لے آیا اور تم اپنے گھمنڈ میں پڑے رہے۔'' اسی طرح ارشاد فرمایا: ﴿قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖ أَوْلَا تُؤْمِنُوْا اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ اِذَا یُتْلٰی عَلَیْھِمْ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ۝ وَّ یَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ کَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ۝ وَیَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ یَبْکُوْنَ وَ یَزِیْدُھُمْ خُشُوْعًا﴾[بنی اسرائیل:١٠٧،١٠٩] ''اے محمد ﷺ ان لوگوں سے کہہ دو کہ تم اسے مانو یا نہ مانو، جن لوگوں کو اس سے پہلے علم دیا گیا ہے انہیں جب یہ سنایا جاتا ہے تو وہ منہ کے بل سجدے میں گر جاتے ہیں اور پکار اٹھتے ہیں: پاک ہے ہمارا رب، اُس کا وعدہ تو پورا ہونا ہی تھا اور وہ

منہ کے بل روتے ہوئے گر جاتے ہیں اور اسے سُن کر اُن کا خشوع اور بڑھ جاتا ہے۔"

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے حق کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنے والے پادریوں اور راہبوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ﴿وَ اِذَا سَمِعُوا مَا اُنْزِلَ اِلَی الرَّسُوْلِ تَرٰی اَعْیُنَهُمْ تَفِیْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاکْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِیْنَ﴾[المائدۃ: ۸۳] "جب وہ اس کلام کو سنتے ہیں جو رسول ﷺ پر اترا ہے تو تم دیکھتے ہو کہ حق شناسی کے اثر سے اُن کی آنکھیں آنسوؤں سے تر ہو جاتی ہیں اور وہ بول اٹھتے ہیں کہ پروردگار! ہم ایمان لائے، ہمارا نام گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔"

جنوں نے جب اس قرآن کو سنا تو اس پر ایمان لائے، اس کی عظمت کو تسلیم کیا اور اپنی قوم کو اس کی طرف بلایا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ﴿وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَیْکَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ یَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا فَلَمَّا قُضِیَ وَ لَّوْا اِلٰی قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِیْنَ ○ قَالُوْا یٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا کِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْ بَعْدِ مُوْسٰی مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ یَهْدِیْٓ اِلَی الْحَقِّ وَ اِلٰی طَرِیْقٍ مُّسْتَقِیْمٍ﴾ [الاحقاف: ۲۹.۳۰] "(اور وہ واقعہ بھی قابل ذکر ہے) جب ہم جنوں کے ایک گروہ کو تمہاری طرف لے آئے تھے تا کہ قرآن سنیں جب وہ اُس جگہ پہنچے (جہاں تم قرآن پڑھ رہے تھے) تو انہوں نے آپس میں کہا: خاموش ہو جاؤ پھر جب وہ پڑھا جا چکا تو وہ خبردار کرنے والے بن کر اپنی قوم کی طرف پلٹے، انہوں نے جا کر کہا، اے ہماری قوم کے جنو! ہم نے ایک کتاب سنی ہے جو موسیٰ علیہ السلام کے بعد نازل کی گئی ہے، تصدیق کرنے والی ہے اپنے سے پہلے آئی ہوئی کتابوں کی، رہنمائی کرتی ہے حق اور راہ راست کی طرف۔"

اللہ تعالیٰ نے اسی بارے میں سورہ الجن نازل کی۔ رسول اللہ ﷺ کسی بھی ایسے شخص کے سامنے جب تلاوت فرماتے جو حسد، تکبر اور خواہش پرستی سے پاک ہوتا اور دنیا کی رنگینی و ساز و سامان پر مفتون نہ ہوتا تو وہ فوراً ایمان لے آتا اور تمام انسانوں کیلئے ایک نشانی بن جاتا۔ اس کی وجہ صرف یہی تھی کہ قرآن دلوں پر بے پناہ تاثیر رکھتا ہے۔

اے مسلمان! جب تجھے اس مرتبے اور مقام سے آگاہی ہو جو اسے اتارنے والے رب العالمین کے ہاں ہے۔ اسی طرح فرشتوں، انبیاء، ان کی امتوں، حق کی تصدیق کرنے والوں، اہل کتاب، صحابہ کرامؓ اور جنات کے ہاں اس کے مرتبے کا علم ہو تو تم بھی قرآن کی عظمت کو دل سے محسوس کرو گے اور اس کی عظمت

شعوری طور پر تیرے دل میں جاگزیں ہو جائے گی۔ چنانچہ اگر تیرے دل میں قرآن مجید کی تعظیم اور مقام و مرتبہ اسی انداز سے موجود ہے جیسے قرآن کیلئے واجب ہے اور جس مرتبے کی یہ کتاب مستحق ہے اور جیسے اللہ تعالیٰ کو پسند ہے تو اس نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر اور اللہ تعالیٰ سے قرآن مجید پر ثابت قدمی اور عمل کا سوال کر۔ لیکن اگر تیرے دل میں قرآن کا مرتبہ اس سے کم ہے جس کی یہ کتاب مستحق ہے اور جو اس کے شایان شان ہے تو اللہ سے توبہ کر، اپنی کوتاہی کی تلافی کر اور گزری ہوئی عمر کے نقصان کا ازالہ کر۔ کیونکہ دنیا میں تجھے حاصل ہونے والی ہر نعمت، بھلائی، نیکی اور آخرت میں حاصل ہونے والی تمام تر نعمتوں کا سبب صرف قرآن مجید ہے۔ اس لئے اس کا حق پہچان اور اس کے تقاضے پورے کر۔

اللہ تعالیٰ نے سید کائنات ﷺ کو ایسے بہت سارے معجزات عطا فرمائے تھے جن کو دیکھ کر لوگ ایمان لاتے ہیں لیکن حضور ﷺ کا سب سے بڑا معجزہ قرآن کریم ہے۔ جیسا کہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے:

''اللہ نے کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا جس کو لوگوں کی فطرت کے مطابق معجزات نہ دیئے گئے ہوں لیکن مجھے جو کچھ بطور معجزہ دیا گیا ہے وہ وحی ہے اور مجھے امید ہے کہ میرے پیروکار سب سے زیادہ ہوں گے۔''

چنانچہ قرآن مجید ہی ہر زمانے کا سب سے بڑا معجزہ ہے اور تا قیامت باقی رہنے والا ہے۔ قرآن کریم کا اعجاز اس کی نظم، بلاغت، احکام، عدل، رحمت اور حکمت میں ہے۔ یہ بغیر کسی کمی بیشی کے ہمیشہ باقی رہے گا اور دلوں پر یہ بے پناہ تاثیر رکھتا ہے۔ انسان اور جن مل کر بھی اس کی نظیر پیش کرنے اور اس جیسی دس سورتیں لانے سے قاصر ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَ لَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا﴾ [الاسراء:۸۸]

''کہہ دو کہ اگر انسان اور جن سب کے سب مل کر اس قرآن جیسی کوئی چیز لانے کی کوشش کریں تو نہ لاسکیں گے، چاہے وہ سب ایک دوسرے کے مددگار ہی کیوں نہ ہوں۔'' بلکہ وہ اس جیسی صرف ایک سورت لانے سے بھی عاجز ہیں۔ سورہ کوثر محض دس کلمات پر مشتمل ہے لیکن اس سورت نے ان کو عاجز کر دیا تھا۔ جب کفار نے مادی معجزات کا سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ قرآن سب سے بڑا معجزہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ قَالُوْا لَوْلَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَ اِنَّمَا اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ○ اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّا اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّ ذِكْرٰى

لِقَوۡمٍ يُؤۡمِنُونَ﴾[العنکبوت: ٥٠. ٥١] ''یہ لوگ کہتے ہیں کہ کیوں نہ اتاری گئی اس شخص پر نشانیاں اس کے رب کی طرف سے؟ کہو نشانیاں تو اللہ کے پاس ہیں اور میں صرف خبردار کرنے والا ہوں کھول کھول کر، اور کیا ان لوگوں کیلئے یہ (نشانی) کافی نہیں ہے کہ ہم نے تم پر کتاب نازل کی جو انہیں پڑھ کر سنائی جاتی ہے؟ درحقیقت اس میں رحمت ہے اور نصیحت ہے اُن لوگوں کیلئے جو ایمان لاتے ہیں۔'' اور فرمایا: ﴿إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا كَبِيرًا﴾[بنی اسرائیل: ٩] ''حقیقت یہ ہے کہ یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو بالکل سیدھی ہے، جو لوگ اسے مان کر بھلے کام کرنے لگیں انہیں یہ بشارت دیتا ہے کہ ان کیلئے بڑا اجر ہے۔''

قرآن کریم بندوں کیلئے بے پناہ فائدے کا باعث ہے، یہ معاشرے کو سدھارتا ہے، رحمت اور عدل کا پرچار کرتا ہے، دلوں کی اصلاح کرتا ہے۔ بھلائیوں کا باعث بنتا ہے اور تباہ کن چیزوں سے دور رکھتا ہے۔ تاہم شرط یہ ہے کہ بندے اس کی تلاوت پر دوام اختیار کریں، اس کے معانی پر غور کریں، اس پر عمل کریں، اسے سیکھیں اور اپنے بچوں و معاشرے کو بھی سکھائیں۔ صحابہ کرامؓ کا یہی شعار تھا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی وصیت پر عمل کرتے ہوئے لوگوں کو قرآن کریم سکھاتے تھے۔ حضرت عمرؓ نے اپنے گورنروں اور صحابہ کرامؓ کو مختلف شہروں میں حکم بھیجا تھا کہ لوگوں کو قرآن سکھائیں اور حدیث کم بیان کریں۔ انہوں نے فرمایا تھا کہ ایسا اس لئے کیا جارہا ہے تاکہ کہیں لوگ قرآن سے لاتعلق ہی نہ ہو جائیں۔ قرآن ہی ان کی عزت اور زندگی تھا اور ان کے باہمی معاملات کا فیصل تھا۔ اس کے سامنے چھوٹی یا بڑی جو بھی مشکل آتی، اس کا حکم انہیں قرآن مجید میں مل جاتا۔ چنانچہ اسے ان کی زندگیوں کے نور کی حیثیت حاصل تھی اور یہ ان کی ہر بھلائی کی طرف رہنمائی کرتا تھا۔ امت اسلامیہ کی بہتری بھی صرف اسی میں ہے کہ یہ ان کے راستے پر چلے اور ان کے نقوش قدم کی پیروی کرے۔ یہ قرآن کریم ہی ہے جو ان کو فتنوں سے بچا سکتا، ان کے مختلف گروہوں کو باہم جوڑ سکتا اور ان کی مشکلات حل کرسکتا ہے۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آگاہ رہو! عنقریب فتنہ برپا ہوگا۔''

حضرت علیؓ نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ اس سے نکلنے کا کیا راستہ ہوگا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی کتاب...... اس میں گزشتہ اور آئندہ کی خبریں موجود ہیں، تمہارے مابین فیصلہ کن ہے۔'' یہ فیصلہ کن بات ہے مذاق نہیں۔ جس نے اسے سرکشی کرتے ہوئے چھوڑ دیا، اللہ تعالیٰ اسے ہلاک کردے گا اور جس نے اس کے علاوہ کسی اور جگہ سے ہدایت ڈھونڈی، اللہ اسے گمراہ کردے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی مضبوط رسی ہے۔

یہ حکمت بھرا ذکر ہے، یہ صراط مستقیم ہے، یہی کتاب ہے جس سے خواہشات میں کجی نہیں آسکتی، نہ ہی زبانیں اس کے ساتھ ملتبس ہوسکتی ہیں۔ نہ علماء اس سے سیر ہوتے ہیں، بار بار دہرانے کے باوجود پرانا نہیں ہوتا، نہ اس کے عجائبات ختم ہونے کی چیز ہیں۔ یہی وہ کتاب ہے کہ جس کو سن کر جنات بھی یہ کہے بغیر نہ رہ سکے کہ ﴿اِنَّا سَمِعۡنَا قُرۡاٰنًا عَجَبًا ۝ یَّهۡدِیۡۤ اِلَی الرُّشۡدِ﴾[الجن:۱،۲] ''ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے جو ہدایت کا راستہ دکھاتا ہے۔''

جس نے اس کی بات کی، اس نے سچ بولا، جس نے اس پر عمل کیا اس نے ثواب پایا، جس نے اس کے ساتھ فیصلہ کیا، انصاف کیا اور جس نے اس کی جانب بلایا وہ سیدھے راستے کی ہدایت پا گیا۔'' اگر لوگ قرآن مجید کو اسی انداز سے اہمیت دیں جیسے سلف صالحین نے اس کو سیکھنے، سکھانے اور نافذ کرنے میں اہمیت دی تو مسلمانوں کی عزت قابل رشک ہو جائے اور انہیں وہ عزت میسر آ جائے جو ان کیلئے خوشی اور دشمن کیلئے دکھ کا باعث ہو۔ مسلمانوں کی حالت اسی وقت بگاڑ کا شکار ہوئی ہے جب انہوں نے قرآن کو سیکھنے، سکھانے، اس کی تلاوت کرنے اور اس پر عمل کرنے میں کوتاہی کی۔'' اللہ تعالیٰ نے اس کی تلاوت کو بھی عبادت قرار دیا چنانچہ جس نے اس کا ایک حرف پڑھا اسے ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں ملیں گی۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کو کونسا عمل سب سے پیارا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''پڑاؤ ڈالنے والا جو فوراً کوچ کر جائے۔''

اس کا مفہوم دریافت کیا گیا تو فرمایا: ''جو قرآن کے آخر کو اول سے ملاتا ہے یعنی جونہی آخر تک پہنچتا ہے، ساتھ ہی پھر سے ابتداء کر دیتا ہے۔'' اپنی یادداشت سے یا دیکھ کر پڑھنے والے کو ثواب سے نوازا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿اِنَّ الَّذِیۡنَ یَتۡلُوۡنَ کِتٰبَ اللّٰهِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنۡفَقُوۡا مِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ سِرًّا وَّ عَلَانِیَةً یَّرۡجُوۡنَ تِجَارَةً لَّنۡ تَبُوۡرَ ۝ لِیُوَفِّیَهُمۡ اُجُوۡرَهُمۡ وَ یَزِیۡدَهُمۡ مِّنۡ فَضۡلِهٖ اِنَّهٗ غَفُوۡرٌ شَکُوۡرٌ﴾ [فاطر:۲۹،۳۰] ''جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے اُنہیں رزق دیا ہے اس میں سے کھلے اور چھپے خرچ کرتے ہیں، یقیناً وہ ایک ایسی تجارت کے متوقع ہیں جس میں ہرگز خسارہ نہ ہوگا، (اس تجارت میں انہوں نے اپنا سب کچھ اس لیے کھپایا ہے) تاکہ اُن کے اجر پورے کے پورے اُن کو دے اور مزید اپنے فضل سے ان کو عطا فرمائے، بے شک اللہ بخشنے والا اور قدر دان ہے۔''